نظر بد اور حسد کی آگ

تحریر: سہیل احمد لون

نظر بد اور حسد کی آگ سے اللہ ہی بچائے۔ کیونکہ جب یہ حملہ آور ہوتی ہے تو یہ دنیا کے کسی "ریڈار" میں نہیں آتی۔ بلٹ پروف ٹیکنالوجی بھی اس کے آگے بے بس نظر آتی ہے۔اس آگ کو دنیا کا کوئی جدید ترین فائر بریگیڈ بھی اسے ٹھنڈا نہیں کرسکتا۔دنیا کے تقریباً ہر مذہب کا اس بات پر اعتقاد ہے۔ ہر کوئی اس سے بچنے یا اس کے اثر کو اپنے طریقے سے زائل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔نظر بد اور حسد کی آگ میں جھلستا ہوا شخص چند روز پہلے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔B&Q New Malden سرے میں کام کرنے والے ایک برطانوی Sidney عرف SID سے میری بڑی اچھی گپ شپ تھی۔اس میں خاص بات یہ تھی کہ وہ لگاتار 82 سال اور 8 ماہ سے کام کر رہا تھا۔جو شاید برطانیہ میں کسی بھی شخص کا ''اچھوتا اور اکلوتا'' ریکارڈ ہوگا۔4 نومبر 2011ء کو اس کی 99 ویں سالگرہ بھی تھی۔ وہ اپنی 100 ویں سالگرہ کام پر منانے کا خواہشمند تھا۔اس نے اپنے کیریئر کا آغاز صرف 14 برس کی عمر میں اسٹیٹ ایجنٹ کے طور پر کیا۔پھر پڑھائی مکمل کرنے کے بعد کام کام اور بس کام کے فارمولے پر عمل پیرا ہو کر زندگی کا مزہ لیا۔Sid استقبالیہ پر کھڑا ہو کر ہر آنے والے کو مسکرا کر خوش آمدید کہتا۔کسی چیز کے بارے میں پوچھنے پر وہ کمپیوٹر سے جلد ہی مطلوبہ چیز کی جگہ بمع دام ہی بتا دیتا تھا۔صحت کا یہ عالم تھا کہ وہ آج تک کبھی ڈاکٹر GP کے پاس نہیں گیا تھا۔اچھی صحت کا راز اس کے نزدیک کام کو مزہ لے کر کرنا تھا۔کیونکہ وہ خود سپر فٹ تھا اس لیے اس کو "سپر فٹ" انسان زیادہ اچھے لگتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ وہ برطانوی ہونے کے باوجود ٹینس کے میچ میں اینڈی مرے کی بجائے رافیل نڈال کو سپورٹ کرتا تھا۔اکتوبر 2011ء کو Sid معمول کے مطابق B&Q کے استقبالیہ پر کھڑا ہو کر اپنے مخصوص اسٹائل سے ڈیوٹی کر رہا تھا کہ ایک ساؤتھ ایشن آدمی میرے پاس کھڑا ہو کر Sid کو کافی دیر تک دیکھتا رہا۔اس کے بعد اس نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ "یہ شخص کیا کھاتا ہے؟ 100 برس کا ہونے والا ہے اور بھی تک کام کر رہا ہے۔دیکھو کتنا ہٹا کٹا ہے......ابھی تک دانت اور آنکھیں قائم ہیں۔عینک تک نہیں لگی۔میری عمر اس سے آدھی ہے اور مجھے اتنی بیماریاں ہیں کہ میں کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔" اسی دن میں نے Sid سے اس کا انٹرویو لینے اور اس پر ایک دستاویزی فلم بنانے کا پروگرام بنایا۔Sid نے مجھے اپنے گھر کا ایڈریس اور فون نمبر دیا جو Fulham میں واقع تھا۔اگلے دن جب اس کے گھر فون کیا تو کسی نے فون ہی نہ اٹھایا۔کافی کوشش کی تو تشویش بڑھ گئی۔B&Q سے پتہ چلا کہ اس کو فالج کا اٹیک ہوا ہے اور وہ ہسپتال میں ہے۔تقریباً 2 ہفتوں بعد اس کو گھر بھیج دیا گیا۔4 نومبر کو میں نے اس کو سالگرہ کی مبارک باد دی تو اس کو سب سے زیادہ افسوس اس بات کا تھا کہ وہ اپنی سالگرہ کام پر کھڑے ہونے کی بجائے معذوروں والی کرسی پر بیٹھ کر منا رہا ہے۔مگر اس کی اب بھی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی 100 ویں سالگرہ ڈیوٹی پر کھڑا ہو کر منائے۔اس نے بتایا کہ اس کے تمام ٹیسٹ ٹھیک آئے ہیں اور ڈاکٹروں نے اس کو گھر جانے کی اجازت دے دی۔مگر اس کو یہ نہیں پتہ چلا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا......؟ اسے ساری زندگی اپنا کام خود کرنے کی عادت تھی اور آج تک کبھی کسی پر بوجھ نہیں بنا تھا۔کبھی کسی قسم کی جسمانی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا تھا۔پھر ایک دم کیا ہو

گیا......؟اس کی آواز یہ کہتے ہوئے بھرا گئی اور اس کی آنکھوں میں حسرت اور دکھ کے آثار صاف چمکتے دکھائی دے رہے تھے۔شاید یہ " کسی کی نظر بد اور حسد کی آگ" ہی تھی جس نے "SID" کو بھسم کر کے رکھ دیا۔